روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
منگل 8/اکتوبر 2013ء 2۔ذی الحج 1434 ہجری 8/اخاء 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 230

عاشقی کی علامت

عاشقی کی ہے علامت گریہ و دامانِ دَشت
کیا مبارک آنکھ جو تیرے لئے ہو اشکبار

تیری درگہ میں نہیں رہتا کوئی بھی بے نصیب
شرط رہ پر صبر ہے اور ترکِ نام اِضطرار
(درثمین)

جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے جلسہ سالانہ 2013ء کا خطبہ جمعہ سے آغاز، حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں جلسہ کے مقاصد کا اعادہ

جلسہ میں شامل ہوکر تقویٰ، نرم دلی، عاجزی، باہم محبت اور مواخات میں نمونہ بن جاؤ

تقویٰ میں ترقی، اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق، دعاؤں اور نمازوں کی طرف توجہ افراد جماعت کو فائدہ پہنچانے والی باتیں ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 4/اکتوبر 2013ء بمقام بیت الہدیٰ سڈنی آسٹریلیا کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4/اکتوبر 2013ء کو بیت الہدیٰ سڈنی آسٹریلیا میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا جلسہ سالانہ آج سے شروع ہورہا ہے۔یہ جلسہ سالانہ جس کی بنیاد تقریباً 123 سال قبل حضرت مسیح موعود نے رکھی تھی آج یہ جلسے دنیا کے ایک بڑے خطے میں بلکہ دنیا کے کونے کونے اور ملک ملک میں منعقد ہورہے ہیں۔حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں، یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق پر بنیاد ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ پس یہ جلسے جہاں احمدیوں کے لئے علمی اور روحانی ترقی کا باعث بنتے ہیں وہاں غیروں کو بھی دین حق کی خوبیوں کا معترف بنا کر حضرت مسیح موعود کے الفاظ کہ ان جلسوں کی بنیاد خالص تائید حق پر ہے، کو بڑی شان سے پورا کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے جلسہ سالانہ کے مقاصد میں بتایا تھا کہ اس میں شامل ہوکر تقویٰ اور خدا ترسی میں نمونہ بنو، تمہارے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو، نرم دلی، باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے نمونہ بن جاؤ۔انکساری اور عاجزی پیدا کرو، دین کی خدمت کے لئے اپنے اندر ایک جوش اور جذبہ پیدا کرو۔اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرو۔جلسے کے ان دنوں میں اپنے عہد کے جائزے لو جس میں حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کی طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے تاکہ قبولیت دعا کا سرور اور حظ حاصل کرے اور زیادتی ایمان کا حصہ لے۔خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے، اس کو تلاش کرنے والا کبھی محروم نہیں رہا اس لئے تم کو چاہئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو اور اس کے فضل کو طلب کرو۔نماز میں دعا کے کئی مواقع ہیں، نماز کی اصل غرض اور مغز دعا ہی ہے۔فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کے درمیان ماں اور اس کے بچے جیسا تعلق ہے۔جب انسان اللہ تعالیٰ کے دروازے پر گر پڑتا ہے اور نہایت عاجزی اور خشوع اور خضوع کے ساتھ اس کے حضور اپنے حالات کو پیش کرتا اور اپنی حاجات کو مانگتا ہے تو الوہیت کا کرم جوش میں آتا ہے اور اس شخص پر رحم کیا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی سے بسر کریں۔میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ بڑا وہ جو مسکین کی بات مسکینی سے سنے، اس کی دلجوئی کرے، اس کی عزت کرے، خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میری یہ تمہیں وصیت ہے کہ ہرگز تم سختی سے کام نہ لینا بلکہ نرمی، آہستگی اور خلق سے ہر ایک کو سمجھاؤ۔اخلاقی ترقی کرو، سختی کا جواب نرمی کے ساتھ دو۔اگر کوئی شریر گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے۔حضور انور نے فرمایا کہ پس اگر ہم میں سے ہر ایک اپنے نفس پر قابو رکھنے والا ہو تو جہاں ہم اپنے تعلقات میں محبت و پیار میں بڑھنے والے ہوں گے وہاں ہم دعوت الی اللہ کے بھی کئی راستے کھولنے والے ہوں گے۔پس یہ تقویٰ میں ترقی، اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ، اللہ تعالیٰ سے تعلق، دعاؤں اور نمازوں کی طرف توجہ یہی باتیں ہیں جو افراد جماعت کو انفرادی طور پر بھی اور من حیث الجماعت جماعت کو بھی فائدہ پہنچانے والی ہوگی۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ جلسہ کے ان دنوں سے بھرپور فیض اٹھانے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے وارث بنیں حضور انور نے آخر پر حضرت مصلح موعود اور محترمہ سیدہ امۃ الحی بیگم صاحبہ کی بیٹی، محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کی وفات پر مرحومہ کی خوبیوں اور اعلیٰ اخلاق کا ذکر فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مرحومہ کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ عیدالاضحیٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دورہ مشرق بعید کے دوران مورخہ 16/اکتوبر 2013ء کو آسٹریلیا میں عیدالاضحیٰ کا خطبہ ارشاد فرمائیں گے۔اس خطبہ کے ایم ٹی اے پر نشر ہونے کے اوقات پاکستانی وقت کے مطابق درج ذیل ہیں۔

☆ **براہ راست: صبح 5 بجے تا 7 بجے**
☆ نشر مکرر : سہ پہر 3 بجے تا 5 بجے شام
☆ نشر مکرر: رات 9 بجے تا 11 بجے

ساری دنیا میں درس وتدریس

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔
''اب وہ دن دور نہیں کہ ایک شخص اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا ساری دنیا میں درس وتدریس پر قادر ہوسکے گا...... قادیان میں قرآن اور حدیث کا درس دیا جارہا ہو اور جاوا کے لوگ اور امریکہ کے لوگ اور ہنگری کے لوگ اور عرب کے لوگ اور مصر کے لوگ اور ایران کے لوگ اور اسی طرح اور تمام ممالک کے لوگ اپنی اپنی جگہ وائرلیس کے سیٹ لئے ہوئے وہ درس سن رہے ہوں۔یہ نظارہ کیا ہی شاندار ہوگا اور کتنے ہی عالیشان انقلاب کی یہ تمہید ہوگی کہ جس کا تصور کر کے بھی آج ہمارے دل مسرت وانبساط سے لبریز ہو جاتے ہیں''۔

(الفضل 13 جنوری 1938ء)
(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

مرسلہ :نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

ان جوابات کے سوالات مورخہ **19** ستمبر 2013ء کے روزنامہ الفضل میں شائع ہو چکے ہیں

سوال و جواب خطبہ جمعہ

فرمودہ 23/ اگست 2013ء

س: پاکستان میں جلسہ سالانہ کے انتظامات کی بابت حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! پاکستان میں جلسے ہوتے تھے تو وہاں.... لنگر خانوں کا ایک مستقل نظام تھا۔ کئی لنگر خانے تھے ۔ اسی طرح رہائش لوگوں کی کافی حد تک مستقل ہو گئی تھی ۔ اس سے پہلے جب سکول اور کالج جماعت کے تھے تو وہاں رہائش گاہ ہوتی تھی لیکن جب حکومت نے لے لئے تو پھر دوسری رہائش گاہیں بن گئیں۔ گو بہت زیادہ تعداد ہونے کی وجہ سے عارضی رہائش گاہیں بھی خیمے لگا کر بنائی جاتی تھیں اس کے علاوہ ربوہ کے مکین مہمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد کو اپنے گھروں میں سمو لیتے تھے۔ ان کا کھانا وغیرہ لنگر خانوں سے آتا تھا..... بہر حال ربوہ کے جلسے کے بعض مستقل انتظامات بھی تھے اور ایک لمبے تجربہ سے علاوہ مستقل انتظامی ڈھانچے کے ربوہ کے مکین بھی انتظامات کے ماہر ہو چکے تھے۔ اللہ کرے کہ ان کی یہ رونقیں اور یہ تربیتی ماحول اور یہ خدمت کے جذبے ان کی زندگی کا دوبارہ حصہ بن جائیں۔

س: برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے انتظامات کے متعلق حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! برطانیہ کا جلسہ جواب خلافت کی یہاں موجودگی کی وجہ سے انٹرنیشنل جلسہ بن چکا ہے اس کے گزشتہ سال تک تو الف سے لے کری تک تمام انتظامات عارضی انتظامات تھے ۔ پہلے اسلام آباد میں جلسے ہوتے تھے تو وہاں کھانا پکانے کے لئے ایک مستقل انتظام تھا اسی طرح روٹی بھی کچھ حد تک وہاں اپنی جو روٹی کی مشین تھی پکانے کی اس سے پوری ہو جاتی تھی لیکن حدیقۃ المہدی میں جب سے جلسے منتقل ہوئے ہیں...... تو کھانا بھی یہاں عارضی لنگر میں پکتا تھا کیونکہ اسلام آباد سے کھانا لانے میں ان کا تجربہ ہے کہ بہت دقت ہوتی ہے ۔ روٹی کچھ اسلام آباد میں پک جاتی تھی اور کچھ بازار سے خریدی جاتی تھی۔ لیکن بہرحال اس وجہ سے بہت دقت محسوس ہو رہی تھی۔ اس لئے یہاں کونسل کے ساتھ اس بات کی کوشش ہوتی رہی کہ ہمیں مستقل حدیقۃ المہدی میں کچن بنانے کی اجازت مل جائے ۔ کیونکہ مارکیاں لگا کر عارضی کچن بنانا پڑتا ہے ۔ یہ بڑا دقت طلب بھی ہے اور خطرناک بھی بعض لحاظ سے ۔ بہرحال کونسل نے اس سال مہربانی کی اور مستقل کچن کی وہاں اجازت مل گئی اور سٹوریج کے لئے شیڈ بنائے ہوئے تھے، وہاں ان میں ایک بڑے شیڈ کو بڑے اچھے طریقہ سے اندر اور باہر سے ٹھیک کر کے مستقل کچن لنگر خانہ کا تیار ہو گیا۔ جس میں اب انشاء اللہ تعالیٰ حسب ضرورت کھانا امید ہے کہ .... پک جائے گا۔

س: روٹی پلانٹ کی تفصیل بتاتے ہوئے حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کے فضل سے لبنان سے روٹی پلانٹ منگوایا گیا اور پاکستان سے ہمارے ایک مخلص دوست ہیں احمدی......انہوں نے لبنان جا کر یہ مشین خریدی اور یہاں آ کر لگائی بھی۔ وقت دے رہے ہیں ابھی بھی۔ ان کو قادیان اور ربوہ میں بھی مشین لگانے کا تجربہ تھا اس لئے بڑے احسن طریقے سے یہاں یہ کام ہو گیا۔ اب لنگر کے لحاظ سے حدیقۃ المہدی کے جلسہ کے انتظام میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ انتظام ہے کہ وہاں روٹی پکوائی کے لئے بھی اور کھانا پکانے کے لئے بھی مستقل انتظام ہو گیا ہے۔

س: باقی دنیا کے جلسوں کی نسبت برطانیہ کے جلسہ کو کیا انفرادیت حاصل ہے؟

ج: فرمایا! ابھی بھی یہ انفرادیت اس جلسے کی قائم ہے کہ باقی دنیا کے جلسوں کی نسبت بہت سے عارضی انتظامات تقریباً 30 ہزار کی آبادی کو سنبھالنے کے لئے کرنے پڑتے ہیں۔ خاص طور پر بارش ہو جائے رہائش اور راستوں کی وجہ سے ۔ راستوں کا مسئلہ تو ایک حد تک ٹریک بچھا کر حل کر لیا جاتا ہے لیکن رہائش جو ہے خیمے لگائے جاتے ہیں یا مارکیاں ہیں چھوٹی۔ کھانا کھلانے کا انتظام ہے اور بعض دوسرے مسائل ہیں وہ ابھی قائم ہیں ۔ بہرحال ایک وقت آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ جب یہ مسائل بھی حل ہو جائیں گے۔

س: حضور انور نے ایک احمدی کا کیا خاصہ بیان فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! جماعت کی خاطر وقت دینا احمدی کا خاص نشان بن چکا ہے۔ ہر معاملے میں احمدی اپنی قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ احمدیہ انجینئرنگ ایسوسی ایشن ہے تو وہ اپنے کام کر رہی ہے۔ ڈاکٹروں کی ایسوسی ایشن ہے تو وہ اپنے کام کر رہی ہے۔ دوسرے متفرق شعبے ہیں تو ان کے لوگ اپنا وقت دیتے ہیں علاوہ جلسوں کے کاموں کے سارا سال یہ کام ہوتے ہیں تو ایک خاصہ ہے احمدیہ جماعت کا کہ یہاں والنٹیئر کام بہت زیادہ ہوتا ہے۔

س: حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی سیرت کی روشنی میں مہمان نوازی کا کیا معیار بیان فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! یہاں یہ بھی بتادوں کہ حضرت مسیح موعود کی مہمان نوازی کا معیار کیا تھا تا کہ ہمارے معیار مزید اونچے اور بہتر ہوں۔ ایک دن آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو آپ آرام فرما رہے تھے ایک مہمان آ گئے آپ کو پیغام بھیجا گیا آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا میں نے سوچا کہ مہمان کا حق ہوتا ہے یہ تکلیف اٹھا کر آیا ہے اس لئے میں اس حق کو ادا کرنے کے لئے باہر آ گیا ہوں۔ پس آج بھی یہی معیار حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کے لئے ہمیں قائم کرنے کی ضرورت ہے۔

س: حضور انور نے مقامی لوگوں پر جلسہ سالانہ کی غرض سے آنے والے مہمانوں کے کیا فرائض بیان فرمائے ہیں؟

ج: فرمایا! پس ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ آجکل کونسی تکلیف ہے جو یہاں مہمان اٹھا رہے ہیں۔ بعض بڑی عمر کے ہیں جو مختلف عوارض کے باوجود تکلیف اٹھاتے ہیں اور سفر کرتے ہیں بعض جیسا کہ میں نے کہا اپنے گھر کی آسائشوں کو چھوڑ کر دین کی خاطر سفر کرتے ہیں مارکی میں سوتے ہیں اور سادہ کھانے کو ترجیح دیتے ہیں پس ایسے مہمانوں کا ہم پر بہت حق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثریت ایسے مہمانوں کی ہوتی ہے جو صرف اور صرف جلسہ کی غرض سے آتے ہیں اور اب تو سفر کے اخراجات بھی بہت بڑھ گئے ہیں لیکن خرچ کرتے ہیں اور پرواہ نہیں کرتے پس یہ احترام جو ہے یہ کرنا ان مہمانوں کا ہم پر فرض ہے وہ بہت ہی قابل احترام مہمان ہیں جن کی نیّت اللہ اور رسول کی رضا ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے مہمانوں کے آرام کا خیال رکھنے کی بابت کیا بیان فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود نے ایک اور موقعہ پر مہمانوں کے بارے وصیت کرتے ہوئے فرمایا دیکھو بہت سے مہمان آئے ہیں۔ ان میں سے بعض کو تم شناخت کرتے ہو بعض کو نہیں اس لئے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو فرمایا تم پر میرا احسن ظن ہے کہ مہمانوں کو آرام دیتے ہو ان سب کی خوب خدمت کرو...... میرا ہمیشہ یہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمان کو آرام دیا جائے ...... مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔

س: کسی بھی کام کو احسن رنگ میں کرنے کے لئے کیا ضروری ہے؟

ج: فرمایا ! صرف شخصیات بدلنے سے چہرے بدلنے سے بہتری نہیں آیا کرتی بلکہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہمارے شامل حال رہے اور ہم وہ کام کریں اس طرح احسن رنگ میں خدمت کرنے والے ہوں جس طرح خدا تعالیٰ چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی توفیق مانگیں اور دعا کریں کوئی ایسا موقعہ پیدا نہ ہو جس میں غلط فہمی پیدا ہو۔

س: مہمان نوازی کے ضمن میں انگلستان میں رہنے والے احمدیوں کو کیا نصائح فرمائیں؟

ج: فرمایا! مہمان نوازی کے ضمن میں اس بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ انگلستان کے رہنے والے احمدی اور خاص طور پر لندن میں رہنے والے احمدی یہ خیال رکھیں کہ باہر سے یعنی U.K سے آنے والے مہمان ان کے بھی مہمان ہیں۔ باہر سے آنے والوں کی تعداد اب کم و بیش تیس ہزار ہوتی ہے اگر ویزے مل جائیں تو اس سے بھی زیادہ ہو جائے۔ اس لئے یہاں کے احمدیوں کے لئے، کسی کی ڈیوٹی کسی کام پر ہے یا نہیں ہے، ان کو خیال رکھنا چاہئے کہ باہر سے آنے والا ہر مہمان ان کا ہی مہمان ہے...... یہاں کے رہنے والے مہمان جب کسی باہر سے آنے والے مہمان سے رابطے میں ہوں تو سمجھیں U.K میں رہنے والا ہر احمدی میزبان ہے اور باہر سے آنے والا مہمان ہے ۔ یا یہ سمجھ لیں کہ بعض خاص حالات میں برطانیہ سے آئے ہوئے اور بیرون از برطانیہ آنے والے مہمانوں کے لئے کسی ترجیح کا سوال پیدا ہو تو بیرون از برطانیہ کو پہلی ترجیح ملنی چاہئے اور یہاں کے رہنے والوں کو بہرحال قربانی دینی چاہئے ان کے لئے۔

س: حدیث کے حوالہ سے ایک مومن کی کس نشانی کا تذکرہ فرمایا گیا؟

ج: فرمایا ! مہمان نوازی بھی ایک حدیث کے مطابق مومن ہونے کی نشانی ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ”جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ مہمان کی عزت و احترام کرے۔“ گویا دوسرے لفظوں میں مہمان کی عزت و احترام نہ کرنے والا اللہ اور یوم آخرت پر ایمان میں کمزور ہے۔

س: اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنے کے حوالہ سے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! ایک حدیث میں آنحضرتؐ نے اپنے

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کو جلسہ کی کارروائی کو غور سے سننے، نمازوں کی پابندی، سیکیورٹی، صفائی اور انتظامیہ سے تعاون وغیرہ امور سے متعلق تاکیدی نصائح

یہاں آنے والے کو اس مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے جس کی حضرت مسیح موعود نے خواہش کی ہے

ہمیشہ حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بننے کے مقصد کو اپنے سامنے رکھیں۔ صرف اور صرف ربّانی باتوں کا سننا اپنا مقصد رکھیں اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ان دنوں میں خاص طور پر سب کے پیشِ نظر ہو۔ پھر جلسہ کی کارروائی کو سنجیدگی سے اور غور سے سننا بھی ایک بہت بڑا مقصد ہے

اللہ تعالیٰ جلسے پر آنے والوں کو بھی جلسے کی برکات اور ماحول سے فیضیاب فرمائے۔

جو دور دراز سے جلسے میں شمولیت کی نیت سے آئے ہیں اُن کی دعائیں بھی قبول فرمائے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30/اگست 2013ء بمطابق 30 ظہور 1392 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔ لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

گزشتہ خطبہ جمعہ میں میں نے مہمان نوازی کے حوالے سے ایک میزبان کی ذمہ داریوں کے بارے میں کچھ کہا تھا کہ یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی ایک جوش اور جذبے سے خدمت کریں۔ آج مختصراً میں مہمانوں کو، شاملین جلسہ کو بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں تاکہ جلسے کے ماحول کے تقدس کا انہیں بھی خیال رہے۔ انہیں بھی پتہ ہو کہ یہاں شامل ہو کر ان کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ اور اسی طرح انتظامیہ سے تعاون کی طرف بھی اُن کی توجہ رہے۔ دو ذمہ داریاں ہیں۔ ایک یہ کہ جس مقصد کے لئے یہاں آئے ہیں اُس کو پورا کرنا۔ روحانی، علمی اور تربیتی لحاظ سے اپنے آپ کو بہتر کرنا۔ دوسرے جو انتظامیہ ہے اُس سے تعاون کرنا۔ ہم جو حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب ہوتے ہیں، ہمیں ہمیشہ اس بات کا خیال رہنا چاہئے کہ ہم نے صرف اپنے حقوق لینے کی ہی خواہش نہیں رکھنی بلکہ دوسرے کے حقوق بھی دینے ہیں اور اپنے ذمّہ جو فرائض ہیں اُنہیں بھی ادا کرنا ہے۔ اور مہمانوں کی جو ذمہ داریاں ہیں اُنہیں بھی ادا کرنا ہے۔

سب سے بڑی ذمہ داری تو اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری ہے جو اس بات پر کرنی ہے کہ اُس نے ہمارے لئے، جلسے میں شامل ہونے والوں کے لئے، اس جگہ اور ان حالات میں جہاں عام حالات میں کوئی سہولت بھی نہیں ہوتی سہولت مہیا فرمائی، اس کا انتظام فرمایا اور پھر اللہ تعالیٰ کے شکر کے بعد اُن تمام کارکنان کے شکر گزار ہوں اور اُن کے لئے دعائیں کریں جو دن رات کام کر کے آپ کو سہولت مہیا کرنے کے لئے محنت کرتے رہے اور اپنی انتھک محنت اور کوشش سے آپ لوگوں کے لئے آرام پہنچانے کے یہاں سامان کئے۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے ایک حدیث کے حوالے سے کارکنان کو کہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک دوسرے سے خندہ پیشانی سے پیش آؤ اور اس کی بہت ہدایت فرمائی اور اسے بڑی نیکی قرار دیا ہے کہ ایک دوسرے سے خندہ پیشانی سے پیش آنا بہت بڑی نیکی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر و الصلة و الآداب باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء حديث نمبر 6690)

پس یہ ہدایت ہر احمدی کے لئے ہے۔ ہر آنے والے مہمان اور جلسے میں شامل ہونے والے کا بھی فرض ہے کہ وہ اس بات کو اپنے پلّے باندھے، اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ آپ لوگوں کا بھی فرض ہے کہ اگر کارکنوں سے کوئی غلطی ہو جائے تو صَرفِ نظر سے کام لیں اور عارضی انتظام کی مجبوری کو سمجھیں۔ ماحول کو خوشگوار بنانے کی کوشش کریں کیونکہ آپ کا یہاں آنا نیکیوں کے حصول کے لئے ہے اور ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہے۔ اسی طرح آپس میں مہمان جو ہیں، جو یہاں آنے والے ہیں وہ بھی ایک دوسرے کا احترام کریں۔ بعض دفعہ ایسے مواقع پیدا ہو جاتے ہیں کہ آپس کی رنجشیں، جو پرانی رنجشیں ہوتی ہیں وہ ایک دوسرے کو یہاں آمنے سامنے دیکھ کر بھڑک جاتی ہیں۔ بعض دفعہ ایسے موقعے بھی پیدا ہوتے ہیں جو ایک احمدی ماحول میں نہیں ہونے چاہئیں کہ جلسوں پہ آپس میں دو گروہوں کی، دو لوگوں کی تو تکار بھی ہو جاتی ہے، بعض دفعہ ہاتھا پائی ہو جاتی ہے، تو ایسے لوگوں کی یہ بدقسمتی ہے کہ وہ ایسے ماحول میں آ کر پھر ایسی حرکتیں کریں۔ ایسے لوگ اس پاکیزہ ماحول کو گندہ کرنے کا باعث بن رہے ہوتے ہیں۔ پس بہتر ہے کہ **ایسے لوگ جن کے دل ایک دوسرے کے لئے کینوں اور بغضوں سے بھرے ہوئے ہیں جلسے پر نہ آئیں اور جو آئے ہوئے ہیں ان میں سے کسی کے دل میں اگر ایسی رنجش ہے تو آج یہ عہد کرے کہ اس کو دُور کر دے گا۔** اس ماحول میں جو نیکیاں پھیلانے کا ماحول ہے، جو اپنی حالتوں کو بدلنے کا ماحول ہے، اس میں اگر اپنے دلوں کو بغض اور کینوں سے بھر کر رکھنا ہے تو یہاں آنے کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ یہاں آنے کا مقصد تو نیکیاں کرنا ہے۔ یہاں آنے والے کو اُس مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے جس کی حضرت مسیح موعود نے خواہش کی ہے۔ ہمیشہ حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بننے کے مقصد کو اپنے سامنے رکھیں۔ صرف اور صرف ربّانی باتوں کا سننا اپنا مقصد رکھیں۔ اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ان دنوں میں خاص طور پر سب کے پیشِ نظر ہو۔ پھر جلسہ کی کارروائی کو سنجیدگی سے اور غور سے سننا بھی ایک بہت بڑا مقصد ہے۔ اس کے بارے میں حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں ہی توجہ دلا دیتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

"سب کو متوجہ ہو کر سننا چاہئے" یعنی یہ جلسے کی کارروائی "پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو۔ کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا معاملہ ہے۔ اس میں غفلت، سستی اور عدمِ توجہ بہت برے نتائج پیدا کرتی ہے۔ جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جائے تو غور سے اس کو نہیں سنتے ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجے کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں اور دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں۔ پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے اُسے توجہ اور بڑی غور سے سنو۔ کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا ہے وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے

اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔‘‘ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 104۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس جلسے پر آنے والوں کو صرف اس طرف متوجہ رہنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے ان دنوں میں جلسے کے جو مقاصد ہیں اُن کو حاصل کرنا ہے۔ جلسے کی کارروائی کو غور سے سننا ہے۔ اپنی ذاتیات سے بالاتر ہو کر رہنا ہے اور اپنے ایمانوں کی ترقی کے لئے جلسے کے پروگرام سننے ہیں۔ انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کرنی ہے اور اپنے دلوں کو ہر قسم کی کدورتوں سے پاک کرنا ہے۔ آپ نے بڑا واضح طور پر فرمایا ہے کہ مسلمانوں میں تنزل اور گراوٹ اور کمزوریاں اس لئے پیدا ہوئی ہیں کہ جہاں دینی مجلسیں لگتی ہیں وہاں جاتے تو ہیں مگر اخلاص لے کر نہیں جاتے، یعنی نہ تقریریں کرنے والوں میں اخلاص ہے، نہ سننے والوں میں۔ لیکن ہمارے جلسے ان باتوں سے پاک ہیں اور ہونے چاہئیں۔ ماشاء اللہ مقررین بڑے اخلاص سے تیاری کر کے آتے ہیں۔ بڑی اچھی تقریریں ہوتی ہیں اور سننے والوں کی اکثریت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخلاص سے پُر ہے اور جلسے کی برکات کے حصول کے لئے آتی ہے۔ لیکن بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا مقصد صرف اکٹھے ہونا اور باتیں کرنا اور مجلسیں لگانا ہوتا ہے۔ اگر کوئی ایسا حصہ ہے جس میں کمی ہے تو انہیں اس طرف توجہ دینی چاہئے تاکہ ہمارا یہ ماحول سو فیصد خالصۃً لِلّٰہ آنے والوں کا ماحول بن جائے۔

پھر جلسے کی کارروائی کے دوران ایک بات ضمناً مَیں یہ بھی کہہ دوں کہ بعض لوگوں کو تقریروں کے دوران نعرے لگانے کا بڑا شوق ہوتا ہے۔ تقریروں کو غور سے سنیں۔ **بعض تقریریں ایسی سنجیدہ ہوتی ہیں، ایسا مضمون ہوتا ہے کہ اُس میں اُس وقت نعرے کی ضرورت نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ کہیں دلی جوش سے کوئی نعرہ نکل رہا ہو۔** لیکن یہاں بعض ایسے بھی لوگ ہیں جو ہر وقت، ہر بات پر جوش میں آنے والے ہیں اور نعرے لگا دیتے ہیں۔ اُن کو احتیاط کرنی چاہئے۔

مہمان یہ بھی یاد رکھیں کہ یہ تمام کارکنان، یہ تمام خدمت کرنے والے خوشی سے اپنے کاموں کا حرج کر کے حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کے جذبے سے آئے ہیں اس لئے ان سے ہر موقع پر بھرپور تعاون کریں۔ خاص طور پر سیکیورٹی چیکنگ کے وقت اس کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بار بار کی چیکنگ اور وقت زیادہ لگنے سے آپ کو تکلیف بھی ہو لیکن یہ انتظام بھی آپ لوگوں کی حفاظت کے لئے کیا گیا ہے۔ اس لئے اسے برداشت کریں اور کارکنوں سے بھرپور تعاون کریں۔ سکینگ وغیرہ پر بھی بعض دفعہ وقت لگ جاتا ہے اس پر بھی برداشت سے اپنا سامان چیک کروانا ہے یا اپنے آپ کو چیک کروانا ہے تو کروائیں۔ اسی طرح ٹریفک کا انتظام ہے۔ اس میں ہر سال گو بہتری لانے کی کوشش کی جاتی ہے اور مجھے امید ہے اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ مزید بہتری آئی ہوگی لیکن پھر بھی کمیاں رہ جاتی ہیں۔ بعض دفعہ آنے والوں کو اپنی پارکنگ کا، یا پارکنگ پاس کا صحیح پتہ نہ ہونے کی وجہ سے بعض دفعہ رش کی وجہ سے وقت لگتا ہے، دقت بھی پیش آتی ہے۔ بعض دفعہ گھنٹے بھی لگ جاتے ہیں۔ تو جس طرح حوصلے سے کارکنان آپ کی رہنمائی کر رہے ہیں اسی طرح حوصلے سے آنے والے مہمانوں کو بھی تعاون کرنا چاہئے۔ اگر ایک شخص کی بے حوصلگی بھی ہو تو اُس کی وجہ سے ہی لمبے کیو (Que) لگ جاتے ہیں۔ ایک کار والا بھی اگر مسئلہ پیدا کر دے تو پیچھے ایک لمبی لائن لگ جاتی ہے۔ اس لئے ہر ایک کو احساس ہونا چاہئے کہ کسی کے لئے بھی مشکل کا باعث نہ بنے۔

میں نے سیکیورٹی کی بات کی تھی تو اس بارے میں بھی ہر شامل ہونے والے کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ اُس نے اپنے ماحول پر نظر رکھنی ہے۔ اس بات پر تسلّی نہ پکڑ لیں کہ اتنی چیکنگ ہے، اتنا انتظام ہے، اب پہلے سے بہت بہتر انتظام ہو چکا ہے اس لئے کوئی فکر کی بات نہیں ہے، کوئی ضرورت نہیں ہے کہ اپنے ماحول پر نظر رکھی جائے۔ مومن کو ہمیشہ چوکس اور ہوشیار رہنا چاہئے۔ اس لئے ماحول پر نظر رکھنے کی ہر وقت ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ کی سیکیورٹی کا انتظام اس لئے مؤثر ہے کہ ہر شخص اپنی ذمہ داری سمجھتا ہے اور سمجھنی چاہئے۔

پھر ایک اہم بات یہ ہے کہ ایک تو نمازوں کی پابندی ہونی چاہئے اور پھر نمازوں پر آنے کے لئے وقت سے پہلے آئیں یا کم از کم نماز سے ایک دو منٹ پہلے تو ضرور پہنچیں۔ جب نماز شروع ہو جائے تو اس وقت آنے سے جو باقی نمازی ہیں اُن کی نماز ڈسٹرب ہوتی ہے، مستقل ایک شور ہو رہا ہوتا ہے۔ اسی طرح گو یہاں میرا خیال ہے انتظامیہ نے اعلان کر دیا ہوگا لیکن میں بھی واضح کر دوں کہ جب لوائے احمدیت لہرایا جاتا ہے تو اُس وقت ایک بہت بڑی تعداد مارکی سے باہر جا کر اس تقریب کو دیکھتی ہے اور دعا میں شامل ہوتی ہے اور پھر یہ لوگ واپس مارکی میں آتے ہیں۔ تقریباً ایک تہائی مارکی تو خالی ہو جاتی ہے۔ اور اُن کے آنے میں اور بیٹھنے میں پھر وقت لگتا ہے جس سے اجلاس کی کارروائی شروع ہونے میں دس پندرہ منٹ ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اس مرتبہ یہ تجویز کیا گیا ہے کہ احباب مارکی کے اندر ہی بیٹھے رہیں، سوائے اُن کے جن کو انتظامیہ نے کہا ہوا ہے کہ وہ باہر آئیں، اور یہاں سکرین پر لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب کو دیکھ لیں اور دعا میں شامل ہو جائیں تاکہ وقت بچے اور اجلاس وقت پر شروع ہو سکے۔

جلسے کے دنوں میں ماحول کی عمومی صفائی کا غیروں پر بڑا اثر پڑتا ہے اور اس کا اکثر لوگ اظہار کرتے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ ہر ایک کو اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ ضروری نہیں کہ صفائی صرف صفائی کے کارکنان جو ہیں اُنہوں نے ہی کرنی ہے۔ آپ میں سے ہر ایک کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ ہر ایک اگر اس طرف توجہ رکھے اور کوئی چھوٹا موٹا گند، چیز، گلاس، پلیٹ، لفافے وغیرہ پڑے دیکھیں تو اُٹھا کر ڈبے میں ڈال دیں تو اس طرح پھر جہاں آپ ماحول کو صاف رکھ رہے ہوں گے، وہاں آپ ثواب بھی کما رہے ہوں گے۔ ویسے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صفائی نصف ایمان ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الطھارۃ باب فضل الوضوء حدیث نمبر 534)

اگر کوئی بڑا تھیلا یا کوئی ایسی چیز دیکھیں جو مشکوک ہو تو پھر اُس کو بجائے ہاتھ لگانے کے انتظامیہ کو بتا دیں، جو کارکن قریب ہوں اُن کو بتا دیں۔ پھر یہ اُن کا کام ہے کہ وہ اُس کو وہاں سے اُٹھوائیں۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے ذکر کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود کا لنگر جلسے کے انتظام کے لئے اب مستقل یہاں حدیقۃ المہدی میں بھی قائم ہو گیا ہے، روٹی پلانٹ بھی لگا دیا گیا ہے۔ ابھی تک روٹی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی پک رہی ہے۔ بعض دفعہ عارضی طور پر کچھ کوالٹی میں اونچ نیچ ہو بھی جاتی ہے اس لئے اگر ایسی کوئی صورتحال ہو تو پہلی بات تو یہ ہے کہ برداشت کرنی چاہئے اور اگر نہ کھا سکیں تو بدلا کے کھا سکتے ہیں اور انتظامیہ کو پھر اُس پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔ عموماً روٹی جو یہاں پک رہی ہے وہ پانچ چھ گھنٹے کے وقفے کے بعد مہمانوں تک پہنچتی ہے کیونکہ اتنے بڑے انتظام میں تازہ تازہ روٹی کھلانا تو بہت مشکل ہے۔ بہرحال اب تک جو رپورٹ ہے اس کے مطابق تو مہمان نے بھی اور ہر کھانے والے نے اس روٹی کو پسند کیا ہے۔ خدا کرے کہ یہ پلانٹ بھی صحیح طور پر چلتا رہے اور مہمانوں کو تکلیف نہ ہو، نہ انتظامیہ کو کسی قسم کی پریشانی ہو۔ ضمناً یہاں ذکر کر دوں کہ گزشتہ جمعہ مَیں نے جرمنی کی روٹی کا ذکر کیا تھا اور مَیں نے کہا تھا کہ وہ لوگ فوری جواب بھی دے دیتے ہیں اور شام تک ہی اُن کا جواب تیار تھا کہ ہماری روٹی تازہ ہوتی ہے اور صرف پانچ چھ گھنٹے کا وقفہ ہوتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ایک خاتون کی فیکس بھی آئی ہوئی تھی کہ آپ نے بڑا صحیح کہا روٹی باسی تھی اور کھانے کے قابل نہیں تھی۔ لیکن بہرحال لگتا ہے دونوں طرف کچھ تھوڑا سا مبالغہ ہو گیا۔ روٹی اتنی باسی بھی نہیں ہوتی اور اللہ کے فضل سے کھانے کے قابل بھی ہوتی ہے۔ اس لئے مہمانوں کو بھی برداشت کرنا چاہئے۔

ویسے تو عام ہر احمدی کو پتہ ہی ہے لیکن یہ بات میں نے اس لئے کر دی ہے تاکہ انتظامیہ کو مزید علم ہو جائے کہ ہر چھوٹی سی جو بات ہے، کوئی بھی چھوٹی اونچ نیچ جو ہے وہ احمدی فوراً مجھے پہنچا دیتے ہیں۔

ایک اہم بات جو عموماً مہمانوں کے لئے کم و بیش ہر سال کہی جاتی ہے لیکن اب حالات کی وجہ سے ایسے مسائل سامنے آنے لگ گئے ہیں۔ اس لئے خاص طور پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ برطانوی حکومت جلسے کے لئے جو ویزے دیتی ہے، عموماً یہ ویزا چھ مہینے کے لئے لگتا ہے اور اس پر double

entry یا multiple entry لگا دی جاتی ہے اور جلسے کا ویزا اس سوچ کے ساتھ یا اس شرط کے ساتھ دیا جاتا ہے کہ اس ویزے کو اسائلم کے لئے استعمال نہیں کرنا یا جماعتی طور پر جب ہم اپنے نمائندے کے لئے ویزا لیتے ہیں تو ہمارے سے یہی understanding ہوتی ہے کہ یہ لوگ دوسری مرتبہ ویزے کو استعمال نہیں کریں گے اور اسائلم کے لئے استعمال نہیں کریں گے۔ اس دفعہ بعض جماعتی نمائندوں کو ویزے دینے سے انکار کیا گیا اور جب ہم نے رابطہ کیا تو گو وہ ویزا دینے پر مان تو گئے لیکن انہوں نے شکوہ کیا کہ ایک دو ایسے تھے اور اس کے علاوہ بھی بہت سارے لوگ ایسے ہیں جو جلسے کا ویزا لے کر آتے ہیں اور پھر اس کو دوبارہ استعمال کر کے اسائلم لے لیتے ہیں۔ کیونکہ اس پر double entry لگی ہوتی ہے۔ ایک دفعہ تو چلے جاتے ہیں لیکن دوبارہ آ جاتے ہیں۔ بہرحال ان سرکاری محکموں کی تو ہم نے تسلی کروائی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ویزے مل بھی گئے ہیں لیکن پریشانی کا سامنا بہرحال انہیں کرنا پڑا اور بہت سارے ایسے لوگوں کی وجہ سے کرنا پڑا جن کی نیت ہی یہ ہوتی ہے کہ جائیں گے تو اس ویزے کو اسائلم کے لئے استعمال کر لیں گے۔ ایسے لوگوں کو گو جماعتی طور پر تعزیر بھی ہو جاتی ہے لیکن جماعت کی جو ساکھ ہے وہ تو بہرحال خراب ہوتی ہے۔ اس کا ہر احمدی کو خیال رکھنا چاہئے۔ اور پھر جو لوگ خالصۃً جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آنا چاہتے ہیں اور یہ ان کی نیت ہوتی ہے تو ان کے لئے بھی ایسے لوگوں کے عمل روک بن جاتے ہیں۔ بے شک پاکستان کے حالات ایسے ہیں کہ احمدی انتہائی مشکل کی زندگی وہاں گزار رہے ہیں۔ ملازمتوں میں تنگ کیا جاتا ہے۔ مالکان باوجود اس کے کہ احمدی ملازم کے کام پر اُنہیں تسلی بھی ہو تو دوسرے ورکر اور (-) کے خوف سے انہیں ملازمتوں سے فارغ کر دیتے ہیں یا پھر مستقل ٹارچر اُن کو دیا جاتا ہے، ذہنی اذیتیں دی جاتی ہیں، ساتھ کام کرنے والے ساتھی دیتے رہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کرتے رہتے ہیں اور برداشت کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے اور اسی وجہ سے پھر بعض لوگوں کو مجبوراً ملازمت چھوڑنی پڑتی ہے۔ کئی احمدی ایسے ہیں جن کے کاروبار ہیں، دوکانداری ہے تو انہیں ماحول میں بدنام کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو گرانے والے ہیں اور آپ کو خاتم النبیّین نہیں مانتے۔ حالانکہ احمدی ہی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ختم نبوت کا سب سے زیادہ اِدراک رکھنے والے ہیں اور ہر اس شخص کو کافر سمجھتے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیّین نہیں مانتا۔ اس کے بغیر تو احمدیت کی بنیاد ہی کوئی نہیں۔

پھر سکولوں میں احمدی بچوں کو ٹارچر دیا جاتا ہے۔ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انہیں ذہنی اذیت دی جاتی ہے۔ بہرحال ان سب مشکلات کے باوجود ہر احمدی کو جماعتی وقار کا خیال رکھنا ہر صورت میں ضروری ہے۔ اگر حالات کی وجہ سے اسائلم کرنا ہے تو اس کے اور بھی بہت سارے طریقے ہیں، بیشک آئیں۔ لیکن یہاں میں پھر اس بات کا دوبارہ اعادہ کروں گا اور پہلے بھی بہت مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ **اسائلم کے وقت غلط اور لمبے چوڑے بیان دینے کے بجائے اگر مختصر اور سچائی پر مبنی بات ہو تو یہاں جو افسران کی اور ججوں کی بھی اکثریت ہے وہ ایسے ہیں جو انسانی ہمدردی کے لئے بہت نرم گوشہ رکھتے ہیں۔ اُن میں انسانی ہمدردی بہت زیادہ ہے اور اسائلم قبول کر لیتے ہیں۔** بعض ضدی بھی ہیں اگر ایک دفعہ اڑ جائیں تو ان کو قائل کرنا مشکل ہوتا ہے۔ وہ لوگ پھر ایسے ہیں کہ چاہے جتنی مرضی کہانیاں بنالی جائیں ان پر کوئی اثر نہیں ہوگا اور پھر ایک انسان ایک احمدی اس غلط بیانی کا گناہگار بھی بن رہا ہوتا ہے۔ بہرحال ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ سچی بات کہیں، مختصر بات کریں، اس سارے ٹارچر کا ذکر کریں۔ ضروری نہیں ہے کہ ڈائریکٹ Threat ہو تب ہی کوئی کیس پاس ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی کیس پاس ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اگر سچائی پر بنیاد رکھیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ کیس بھی پاس ہوتے چلے جائیں گے۔ بہرحال یہ ہماری ذمہ داری ہے، ہر احمدی کی ذمہ داری ہے، خاص طور پر باہر رہنے والوں کی کہ ہمیں ان لوگوں کے لئے جو مشکل میں گرفتار ہیں، ان احمدیوں کے لئے جو ہر لحاظ سے بڑی پریشانی اور تنگی کی زندگی گزار رہے ہیں، دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی مشکلات دور فرمائے اور اُن کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ جلسے پر آنے والوں کو بھی جلسے کی برکات اور ماحول سے فیضیاب فرمائے۔ جو دور دراز سے جلسے میں شمولیت کی نیت سے آئے ہیں اُن کی دعائیں بھی قبول فرمائے۔ جو آنے کے انتظار میں بیٹھے تھے مگر ان کو ویزے نہیں مل سکے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی بھی نیک خواہشات کو پورا فرمائے اور ان کی دعائیں قبول فرمائے اور حضرت مسیح موعود کی دعائیں بھی اُن کے حق میں قبول ہوں۔

آخر میں میں حضرت مسیح موعود کا ایک ارشاد پیش کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ: ''نیکی کو محض اس لئے کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ خوش ہو اور اُس کی رضا حاصل ہو اور اس کے حکم کی تعمیل ہو۔ قطع نظر اس کے کہ اُس پر ثواب ہو یا نہ ہو۔ ایمان تب ہی کامل ہوتا ہے جبکہ یہ وسوسہ اور وہم درمیان سے اُٹھ جاوے''۔ یہ کامل ایمان اُس وقت ہوگا جب خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رضا پیشِ نظر ہوگی اور یہ نہیں کہ ثواب ملتا ہے یا نہیں۔ پھر فرمایا کہ ''اگرچہ یہ سچ ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا۔ (-) (التوبہ:120)۔ مگر نیکی کرنے والے کو اجر مدنظر نہیں رکھنا چاہئے۔ دیکھو اگر کوئی مہمان یہاں محض اس لئے آتا ہے کہ وہاں آرام ملے گا، ٹھنڈے شربت ملیں گے...... تو گویا وہ ان اشیاء کے لئے آتا ہے۔ حالانکہ خود میزبان کا فرض ہوتا ہے کہ وہ حتی المقدور ان کی مہمان نوازی میں کوئی کمی نہ کرے اور اس کو آرام پہنچاوے اور وہ پہنچاتا ہے لیکن مہمان کا خود ایسا خیال کرنا اس کے لئے نقصان کا موجب ہے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 562-561۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس مہمانوں کو بھی اور میزبانوں کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ کیا اُن کے مقاصد ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ میزبان بھی اپنا فرض ادا کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے یہ فرض ادا کرنے والے ہوں اور مہمان بھی خالصۃً لِلّٰہ اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آنے والے ہوں اور کوئی ذاتی اغراض اُن کے شامل حال نہ ہوں۔

مکرم عبدالودود صاحب

نیک نمونوں کا تسلسل

مورخہ 31 مئی 2013ء کے الفضل میں مکرم بشیرالدین کمال صاحب کا مضمون ''احمدیوں کا نیک نمونہ'' شائع ہوا جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ ایسے واقعات سامنے آنے چاہئیں تا کہ زیادہ سے زیادہ احمدی اپنا اپنا عملی نمونہ دکھائیں۔ اور اس معاشرہ میں ایک احمدی کا مقام برقرار رہے۔ خاکسار ایمانداری کے صرف ایک دو واقعات پیش کرنا چاہتا ہے۔ یہ واقعہ ایک احمدی دوست کے ساتھ پیش آیا کہ چند دن پہلے وہ مارکیٹ سے گزرتے ہوئے سموسے والی دکان پر رک گئے۔ اور چار سموسے پیک کرنے کے لئے کہا۔ سموسے والے نے غلطی سے یا جلدی میں پانچ ڈال دیئے اور چار کے پیسے لے لئے۔ اس دوست نے گھر آکر دیکھا کہ اس لفافے میں پانچ سموسے ہیں۔ اور جب اگلے دن وہاں سے گزرے تو اس کو پانچویں سموسے کے پیسے لٹانے لگے تو سموسے والے نے کہا کہ %99 لوگ تو آکر کہتے ہیں کہ تم نے کم سموسے رکھے تھے۔ جبکہ آپ ایک ہی آدمی ہیں کہ جس نے آکر بتایا ہے کہ ایک سموسہ زائد چلا گیا تھا۔ اب میں آپ سے پیسے نہیں لوں گا۔ یہ میری طرف سے تحفہ سمجھیں اور پیسے دے کر میری خوشی نہ خراب کریں۔ اسی طرح ایک دفعہ ایک احمدی دوست ایک بڑے سٹور پر گئے اور وہاں انہوں نے سامان خریدا اور بل ادا کر کے گھر آگئے۔ جب بل چیک کیا تو اس سٹور والے نے ایک کارٹن کے پیسے نہیں لگائے تھے۔ تو وہ دوست دوبارہ سٹور پر گئے اور بتایا کہ ایک کارٹن کے پیسے نہیں لگائے۔ پورا ایک ہزار روپے کم لگایا گیا تھا۔ تو سٹور والا اس بات سے بہت متاثر ہوا کہ آپ نیک لوگ لگتے ہیں۔ ورنہ لوگ تو بتاتے ہی نہیں اور اس طرح میری تنخواہ میں سے ایک ہزار روپے کٹ جانے تھے۔ اور اب میں نقصان سے بچ گیا ہوں اور اس نے شکریہ بھی ادا کیا۔

ش۔عزیز

بھائی جان مکرم محمد نواز صاحب شہید کا ذکر خیر

میرے بہنوئی مکرم محمد نواز صاحب اورنگی ٹاؤن کراچی میں رہتے تھے اور تھانہ پیر آباد میں پولیس مین تھے۔ آپ 11 ستمبر 2012ء کو ڈیوٹی پر جارہے تھے کہ راستے میں نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ سر پر گولیاں لگنے کی وجہ سے موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ اس علاقے میں جماعت کے خلاف بہت نفرت پھیلی ہوئی تھی۔ جس کی وجہ سے پہلے بھی کئی شہادتیں ہوئیں۔ موصوف جماعت کے سرگرم رکن تھے۔ ان کو پہلے بھی دھمکی آمیز فون آتے تھے۔ مگر انہوں نے کبھی کسی کی پرواہ نہ کی اور اپنے کام کو جاری رکھا۔

مکرم محمد نواز صاحب میرے خالہ زاد بھائی اور سب سے بڑے بہنوئی تھے۔ مگر ہم سب کے بڑے بھائی جان تھے۔ اس لئے میں یہاں ان کو اپنا بھائی ہی لکھنا پسند کروں گی۔

میرے پیارے بھائی جتنے خوبصورت تھے۔ اس سے کہیں زیادہ وہ خوب سیرت، نڈر، بہادر، نیک دل، ہمدرد اور انسانیت کا درد رکھنے والے تھے۔ ہر انسان کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتے تھے۔ ہر غریب کی اس طرح مدد کرتے جیسے خود اپنی ہی مدد کر رہے ہوں۔ خاندان میں کوئی مسئلہ ہو، جاننے والوں میں ہو یا جماعتی لحاظ سے ہو، میرے بھائی اس کا کوئی نہ کوئی حل نکالنے کے لئے اپنی جان جوکھوں میں ڈال دیتے تھے۔ کسی کی بچی کی شادی ہوتی تو اس کی ہر ضرورت پوری کرتے۔ جہیز میں ہر طرح ان کی مدد کرتے۔ جو بن پڑتا کرتے۔ کوئی جاننے والا ہوتا یا نہ ہوتا، ہر ایک کی مدد کرتے۔ بچیوں کی شادیوں پر کام کاج کر کے بھی مدد کرتے۔ ٹینٹ وغیرہ لگوانے تک بھی ان کی مدد کرتے۔ اور بہت سارا ٹائم ان کے کاموں میں صرف کرتے۔ خواہ اپنے کام کا حرج ہی کیوں نہ ہوتا ہو۔ کسی غریب نے اگر مکان بھی تبدیل کرنا ہوتا تو اپنا سارا کام چھوڑ کر اس کی مدد کرواتے۔ جب ان کے تھانے کے قیدیوں کو بھی پتہ چلا کہ آپ کی شہادت ہوگئی ہے۔ تو وہ سب دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔ وہ اپنے خاندان کے بڑے بیٹے تھے۔ اپنے ماں باپ کا بہت خیال رکھتے تھے۔ ان کے والد صاحب تو ان کی زندگی میں ہی وفات پا چکے تھے۔ ان سے بھی بہت پیار کرتے تھے۔ جب بھی اپنے ابا جان کے بارے میں بات کرتے آنکھوں میں آنسو آجاتے۔ اپنی والدہ صاحبہ کا ہر لمحہ خیال رکھتے تھے۔ اگر پنجاب میں ہوتیں تو ہر روز فون کر کے ان کا حال پوچھتے۔ لیکن زیادہ تر کوشش کرتے کہ کراچی میں اپنے پاس ہی رکھوں۔ اگر وہ بیمار ہو جاتیں تو فوراً ڈاکٹر کے پاس لے کر جاتے اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ بھی ان کا بہت زیادہ محبت اور پیار کا سلوک تھا۔ اپنے چھوٹے بھائیوں کے ساتھ ایسا سلوک کرتے تھے۔ جیسے وہ ان کے بچے ہوں۔ اسی طرح وہ سسرال میں بھی سب سے بڑے داماد تھے۔ اور انہوں نے بڑا ہونے کا حق صحیح معنوں میں نبھایا۔ ہم کو کبھی بھی یہ احساس نہیں ہوا کہ وہ ہمارے بہنوئی ہیں۔ وہ ہمارے بڑے ہی پیار کرنے والے اور مخلص بھائی تھے۔ ہماری امی جان ان کی خالہ تھیں۔ جب وہ فوت ہوئیں۔ تو ہم دو بہنیں اور دو بھائی کراچی میں رہتے تھے۔ ہم نے کراچی سے سرگودھا چک 99 شمالی آنا تھا۔ جب ان کی اطلاع ملی۔ تو فوراً جہاز کی ٹکٹیں کروائیں۔ اور ہمارے ساتھ ائیر پورٹ پر آگئے۔ تو ہماری بڑی باجی جو ان کی اہلیہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ چلے جائیں اور بچوں کے ساتھ ٹرین میں آجائیں۔ تو انہوں نے اپنے بچوں کا خیال نہ کیا۔ اور کہا کہ وہ میری خالہ نہیں میری امی ہیں۔ میں تو خود جہاز پر جاؤں گا۔ اور ان کا چہرہ دیکھوں گا۔ اور وہ ہمارے ساتھ جہاز پر ہی آئے۔ اور سارے رستے ہم کو تسلیاں دیتے۔ جب گھر آئے تو امی جان کے پاس بیٹھ کر ایسے رو رہے تھے۔ جیسے یہ امی کے بہت پیارے بیٹے ہیں۔

ہمارے ابو جان کا بھی بہت خیال رکھتے۔ فون کرتے حال چال پوچھتے۔ شہید ہونے سے چند دن پہلے کال کی اور ان سے پوچھا کہ کچھ چاہئے تو نہیں۔ کسی چیز کی ضرورت ہے تو مجھ کو بتائیں۔ ہم سب چھوٹے بہن بھائی ان سے بہت پیار کرتے تھے۔ وہ ہمارے خاندان کے لئے بہت اہم تھے کسی کو بھی کوئی مسئلہ ہوتا تو فوراً حل نکال دیتے۔ گاؤں سے لڑکے کام کے سلسلے میں کراچی جاتے۔ جب ان کو اطلاع ملتی تو فوراً ان کے پاس جاتے اپنی جیب سے پیسے دیتے۔ کھانے وغیرہ کا انتظام خود کرتے۔ اور اگلے دن خود ساتھ لے جا کر ان کو کام ڈھونڈ کر دیتے۔ درجنوں لڑکوں نے کہا کہ ہم جب وہاں گئے۔ تو بہت پریشان تھے۔ مگر جب نواز بھائی سے ملے تو ساری پریشانی ختم ہوگئی۔ میرے دو بھائیوں کا گھر کراچی میں ان کے ساتھ ہی ہے۔ ان کو بھی یہ خود ہی لے کر گئے تھے۔ خود کام پر لگوایا۔ بھائی گارمنٹس کی فیکٹری میں بطور ٹھیکیدار کام کرتے ہیں۔ ان کو یہاں تک پہنچانے کا سارا ذمہ نواز بھائی کا ہے۔ بھائی خود بتاتے ہیں۔ اگر ہم کو رات کے تین بجے بھی کوئی مسئلہ ہوتا۔ ہم کال کرتے تو بھائی فوراً متعلقہ جگہ پر پہنچ جاتے۔ اور مسئلے کا حل نکالنے کی کوشش کرتے ہم چھوٹی بہنوں سے ایسے سلوک کرتے تھے جیسے ان کی بیٹیاں ہوں۔ میرے ساتھ ذاتی طور پر ان کا بہت اچھا سلوک تھا۔ میرے میاں عزیز احمد صاحب شادی سے پہلے کراچی میں ہی کام کرتے تھے۔ شادی کے بعد وہ مجھ کو بھی وہاں لے گئے۔ ہم وہاں پر تقریباً سات سال کا عرصہ رہے ہیں۔ ہمارا نواز بھائی کے گھر کے ساتھ ہی گھر تھا۔ انہوں نے ہر طرح سے ہمارا خیال رکھا۔ میرے میاں کی کام کے سلسلہ میں مدد کی۔ میری 2002ء میں جڑواں بچیاں ہوئیں۔ جو کہ زیادہ تر بیمار رہتی تھیں۔ نواز بھائی نے ان کے پالنے میں بھی میری بہت مدد کی۔ اگر کبھی پیسے نہ ہوتے تو وہ بازار سے جا کر بچیوں کے لئے دودھ کا ڈبہ لا دیتے۔ اگر بیمار ہو جاتیں تو ڈاکٹروں کی پرچی بنوا کر ان کو چیک کرواتے۔ میرے شوہر کو کہتے کہ آپ کام پہ جاؤ۔ میں خود ساتھ جاؤں گا۔ بچیوں کو لے جا کر راستے میں ان کو اٹھا بھی لیتے ڈاکٹر کی تجویز کردہ مہنگی ادویات کے پیسے بھی خود اپنی جیب سے دیتے صبح جاتے ہوئے اور شام کو کام سے واپس آتے ہوئے میرا اور بچوں کا لازماً پتہ کر کے جاتے۔ اور ہر روز پوچھتے کہ کچھ چاہئے تو نہیں۔ جب ہم نے پنجاب شفٹ ہونا تھا تو خود ہی ٹیکسی کروا کے ہم کو ٹرین میں بٹھا کر گئے۔ مجھے ان کی ہر ایک بات ان کا لفظ لفظ یاد آتا ہے۔ انہوں نے مجھے اتنا پیار دیا کہ کبھی تو وہ مجھے بہت شفیق باپ کی طرح لگتے اور کبھی بہت زیادہ پیار کرنے والی ماں کی طرح۔ ایسے تھے میرے بھائی۔

ایسے ہی میرے بھائی کو اپنے گھر والوں سے بہت والہانہ محبت تھی۔ میری باجی کا ہر لمحہ انہوں نے خیال رکھا۔ ہر طرح کا پیار دیا۔ میری باجی کی یکے بعد دیگرے تین بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ جس سے باجی بہت پریشان رہتی تھی۔ مگر بھائی ایک دن بھی پریشان نہیں ہوئے اور اپنی بچیوں کو اتنا پیار دیا جیسے وہ بچیاں نہیں شہزادیاں ہوں۔ اور خدا تعالیٰ سے کبھی ناامیدی اور مایوسی کا اظہار نہیں کیا۔ پھر ان کی نیک نیتی کی وجہ سے اور خدا تعالیٰ پر توکل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو دو بہت پیارے بیٹوں سے نوازا۔ اور وہ اپنی فیملی میں بہت خوش اور پُرسکون تھے۔ کبھی بچوں اور بچیوں میں فرق نہیں کرتے تھے۔ اور اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوا رہے تھے۔ بڑی بچی سے لے کر چھوٹے بیٹے تک سب تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان کے تعلیمی اخراجات بہت خوشی سے پورا کرتے۔ اور ساتھ ہی ساتھ کئی غریب بچوں کی بھی تعلیمی اخراجات میں مدد کرتے تھے۔ جب بھی ضرورت پڑتی سیکیورٹی کی ڈیوٹی دیتے تھے۔ ایک دفعہ رات کو ڈیوٹی دے رہے تھے کہ نامعلوم افراد نے گولی چلا دی۔ وہ گولی آپ کی ٹانگ میں لگی۔ جس سے آپ کو کافی زخم ہو گیا۔ ساتھ والوں نے کہا کہ آئیں آپ کو ہسپتال لے جاتے ہیں۔ آپ کا بہت خون بہہ رہا ہے۔ لیکن انہوں نے کسی سے کپڑا لے کر ٹانگ پر باندھ لیا۔ اور کہا کہ خدا کا دیا ہوا خون ہے۔ خدا کے لئے بہہ رہا ہے۔ کوئی بات نہیں۔ تو ان کا زخم جو دیکھنے میں بہت گہرا تھا۔ چند ہی دن میں بالکل ٹھیک ہو گیا۔ اسی طرح اپنے علاقے میں کسی مربی سلسلہ کو لانا ہوتا تو ہمیشہ خود اپنی گاڑی میں جا کر لاتے۔ چونکہ بیت الذکر کے ساتھ ہی ان کا گھر تھا۔ کوئی بھی کام ہوتا تو ہمیشہ پیش پیش ہوتے۔ کوئی جلسہ وغیرہ ہوتا تو لائٹ کا انتظام خود کرتے تھے۔

حضور انور کا خطبہ بہت باقاعدگی سے سنتے اگر بعض دفعہ ڈش انٹینا میں کوئی مسئلہ ہوتا۔ تو ساتھ ہی میرے بھائی کا گھر تھا وہاں جا کر خطبہ سنتے اور جلسہ وغیرہ ہوتا تو اس کو بھی بہت شوق اور توجہ سے سنتے اور سب گھر والوں کو بھی ساتھ بٹھا لیتے۔

جتنا وقت حضور جلسے کے بعد کھڑے رہتے۔ نظمیں وغیرہ ہوتی تو یہ بھی اٹھ کر کھڑے ہو جاتے۔ اور حضور کو دیکھتے رہتے۔ ڈیوٹی کا ٹائم ہو جاتا پھر بھی جانے کو دل نہ کرتا۔ جب حضور چلے جاتے پھر اپنے کام پر جاتے۔ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ خاندان میں حافظ اور شہید ضرور ہونا چاہئے۔ اپنی زندگی میں ہی شہادت کو بہت بڑا رتبہ گردانتے تھے۔

اسی طرح ان کے گھر والوں نے بھی ان کی شہادت پر بڑا ہی صبر کا مظاہرہ کیا۔ کوئی واویلا نہیں کیا۔ درود شریف کا ورد کرتے ہوئے۔ اپنے پیارے کو رخصت کیا۔ خدا تعالیٰ کو ان کی قربانی چاہئے تھی۔ اور انہوں نے اپنی جان کا نذرانہ خدا کے حضور پیش کیا۔

آپ کے جنازہ میں دور و نزدیک سے آئے ہوئے ہزاروں کی تعداد میں لوگ شامل ہوئے۔ حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 14 ستمبر 2012ء میں آپ کا ذکر خیر کیا اور نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ میرے پیارے بھائی کو اپنی رحمت اور مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور میری بہن اور ان کے بچوں کا خود حامی و ناصر ہو اور ان کو دنیا میں ایسی شان والے بچے بنا دے جو کہ سچ مچ ایک شہید کے بچوں کی ہونی چاہئے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تربیتی جلسہ

مکرم اشفاق احمد بجہ صاحب صدر جماعت احمدیہ گھنوکے بجہ ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 14 ستمبر کو بعد از نماز مغرب وعشاء جماعت احمدیہ گھنوکے بجہ کو ایک تربیتی جلسہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم رانا لقمان احمد یوسف صاحب مربی سلسلہ قلعہ کالروالا نے ایم ٹی اے اور دعوت الی اللہ کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں مکرم بشیر احمد رحمانی صاحب امیر حلقہ قلعہ کالروالا نے تربیتی موضوع پر تقریر کی اور دعا کروائی۔ اس پروگرام کی مجموعی حاضری 65 رہی۔ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم محمد طاہر اقبال سیلونی صاحب دارالنصر غربی منعم ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 11/اگست 2013ء کو دارالنصر غربی منعم کے چھ بچوں رغیب احمد طاہر، منیب احمد طاہر، لبینہ طاہر بچگان مکرم محمد طاہر اقبال صاحب، ہمایوں احمد، شاہ زیب احمد بچگان مکرم مبارک احمد صاحب اور ماہ ہیرا شاہد بنت مکرم محمد شاہد اقبال صاحب کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ سب بچے تحریک وقف نو میں شامل ہیں۔ مکرمہ صادقہ پروین سیلونی صاحبہ نے بچوں سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام بچوں کو قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد داؤد ناصر صاحب سیکرٹری وقف نو دارالصدر شمالی انوار ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

ہمارے محلے دارالصدر شمالی انوار ربوہ کا ایک واقف نو بچہ عزیزم سعد اللہ خالد ولد مکرم خالد رشید چیمہ صاحب حوالہ نمبر 10935-A مورخہ 29 ستمبر 2013ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں وفات پا گیا۔ عزیزم کینسر کے مرض میں مبتلا تھا۔ جس کی وجہ سے جنوری 2013ء میں عزیزم کی بازو شوکت خانم ہسپتال لاہور میں کاٹ دی گئی تھی۔ اس سے قبل اور بعد میں بھی عزیزم کی کیموتھراپی ہوتی رہی۔ ایک ماہ قبل خون میں شدید انفیکشن ہو گیا۔ جس کا اثر گردوں اور جگر پر ہوا۔ علاج ہوتا رہا مگر تقدیر غالب آئی۔ مرحوم کی نماز جنازہ احاطہ دفتر صدر انجمن احمدیہ میں مکرم سید خالد احمد شاہ صاحب ناظر مال خرچ نے 29 ستمبر 2013ء کو 12:30 بجے پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم شیخ بشیر احمد صاحب صدر محلّہ دارالصدر شمالی انوار نے دعا کروائی۔ عزیزم سعد اللہ کا آبائی علاقہ ظفروال ضلع نارووال ہے۔ عزیزم کے والد مکرم خالد رشید چیمہ صاحب کو 30 ستمبر 1997ء کو نارروال سے ظفروال آتے ہوئے گولیاں مار کر راہ مولا میں قربان کر دیا گیا تھا۔ مرحوم اچھا واقف نو بچہ تھا۔ بیماری کے دوران عزیزم اور اس کی والدہ نے ہمت اور حوصلے کا مظاہرہ کیا۔ بازو کٹنے کے بعد خاکسار کی ملاقات جب عزیزم سے ہوئی تو وہ اپنے وقف کے متعلق بہت پرعزم تھا۔ مجھ سے کہنے لگا جب میری مصنوعی بازو لگ جائے گی تو میں حضور سے اجازت لے کر جامعہ میں داخلے کی کوشش کروں گا۔ خاکسار نے کہا کہ اگر جامعہ میں داخلہ نہ ہو سکے تو اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے بھی جماعت کے لئے وقف کیا جا سکتا ہے۔ اس بات پر بہت مطمئن ہوا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور اس کی والدہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ امین

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 55 سال
تریاق اٹھراء: مرض اٹھراء کا مشہور عالم شافی علاج
نور نظر: نرینہ اولاد کیلئے کامیاب دوا
حب امید/حب قلب الحجر: معین حمل گولیاں
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔
فون: 047-6211538
فیکس: 047-6212382

بقیہ از صفحہ 2 خطبات امام سوال وجواب

بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنے کو بھی بڑی نیکی فرمایا ہے۔ پس جلسہ کے یہ تین دن جو ہیں اس میں متفرق نیکیاں بجا لائی جاتی ہیں ان کے علاوہ بھی یہ بہت بڑی نیکی ہے کہ خندہ پیشانی سے پیش آئیں دوسروں سے۔ اس کے مختلف مواقع پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ میزبانوں کے لئے بھی پیدا ہوں گے اور مہمانوں کے لئے بھی پیدا ہوں گے۔

س: ڈیوٹی دینے والے کارکنان اور افسران کو کیا تاکید فرمائی؟

ج: فرمایا! خاص طور پر ڈیوٹی دینے والے کارکنان کو میں کہوں گا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے تعلقات میں بھی، بات چیت میں بھی، تھکاوٹ کی وجہ سے بعض دفعہ آدمی چڑ بھی جاتا ہے تب خندہ پیشانی سے پیش آئیں اور افسران جو ہیں اپنے ماتحتوں سے بھی خندہ پیشانی سے پیش آئیں ...... ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہم نے خوش اخلاقی کو ہمیشہ مدنظر رکھنا ہے۔ مہمانوں سے تو خوش اخلاقی سے پیش آئیں گے ہی اگر آپس میں بھی خوش خلقی کا مظاہرہ کریں، اظہار کریں تو مہمانوں پر بھی اس پورے ماحول کا بہت اثر ہوگا ...... ڈیوٹی دینے والے صرف اس لئے ڈیوٹی نہ دیں کہ جماعت کی طرف سے مطالبہ آیا ہے کہ چلو ہاتھ بٹا دو۔ کام کرنے والوں کو صدر خدام الاحمدیہ نے کہہ دیا ہے وقار عمل کرنا ہے اس لئے آجاؤ۔ لجنہ کی صدر نے کہہ دیا ہے تو بطور احسان کام کرنے کے لئے گروپ میں شامل ہو جاؤ۔ نہیں، بلکہ مقصد خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو۔

س: حدیث کی روشنی میں ہمارے جلسوں اور ان میں شامل ہونے والوں کا مقام بیان کریں؟

ج: ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایسی مجلس جس میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ذکر ہو رہا ہو اس مجلس میں بیٹھنے والوں پر فرشتے بھی سلامتی اور دعاؤں کے تحفے بھیجتے ہیں۔ ہمارے جلسے بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسی ہی مجالس ہیں اور ان مجلسوں میں شامل ہونے کے لئے سفر کر کے آنے والوں کا مقام بھی بہت بلند ہے یہ اس نیت سے آتے ہیں کیونکہ فرشتے ان کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔

س: حضور انور نے مہمان نوازی کے حوالہ سے کونسی مثال بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسافر آنحضرت ﷺ کے پاس آیا۔ آپؐ نے گھر کہلا بھیجا کہ مہمان کے لئے کھانا بھجواؤ جواب آیا کہ پانی کے سوا آج گھر میں کچھ نہیں۔ اس پر حضورؐ نے صحابہ سے فرمایا اس مہمان کے کھانے کا بندوبست کون کرے گا؟ ایک انصاری نے عرض کیا حضور میں انتظام کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ آنحضرتؐ کے مہمان کی خاطر مدارت کا اہتمام کرو۔ بیوی نے جواباً کہا کہ آج گھر میں صرف بچوں کے کھانے کے لئے ہے۔ انصاری نے کہا اچھا تو کھانا تیار کرو، چراغ جلاؤ، جب بچوں کے کھانے کا وقت آئے تو ان کو تھپتھپا کر اور بہلا کر سلا دو۔ چنانچہ عورت نے کھانا تیار کیا، چراغ جلایا، بچوں کو بھوکا سلا دیا۔ پھر چراغ درست کرنے کے بہانے اٹھی اور جا کر چراغ بجھا دیا اور پھر دونوں مہمان کے ساتھ جا کر بیٹھے یہ ظاہر کرنے لگے کہ وہ بھی کھانا کھا رہے ہیں۔ پس وہ دونوں رات کو بھوکے ہی رہے۔ صبح جب وہ انصاری حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے ہنس کر فرمایا کہ تمہاری رات کی تدبیر سے تو اللہ تعالیٰ بھی مسکرا دیا، یا فرمایا تم دونوں کے اس فعل کو اس نے پسند فرمایا۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی "یہ پاک باطن اور ایثار پیشہ مخلص مومن اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں جب کہ خود ضرورت مند اور بھوکے ہوتے ہیں اور جو نفس کے بخل سے بچائے گئے وہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں" (الحشر:10) یہ دیکھیں کتنی بڑی قربانی ہے بچوں کو بھوکا سلا کر مہمانوں کو کھانا کھلا دیا۔

س: فلاح پانے والے کون ہیں؟

ج: فرمایا! فلاح پانے والے کون ہیں؟ جب ہم اس کے معنے دیکھیں تو اس کی وسعت کا پتا چلتا ہے۔ مفلح وہ ہیں جو پھولنے پھلنے والے ہیں۔ جو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں وہ جو اپنی نیک اور اعلیٰ خواہشات کو حاصل کرنے والے ہیں اور اس وجہ سے خوشی حاصل کرنے والے ہیں اور ہر اچھائی کو پانے والے ہیں مستقل طور پر ان اچھائیوں اور کامیابیوں کی حالت میں رہنے والے ہیں۔ زندگی کے آرام و سکون کو پانے والے ہیں۔ حفاظت میں آنے والے ہیں۔

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کے اختتام پر کس شہید کا ذکر خیر فرمایا؟

ج: فرمایا! نماز جمعہ کے بعد میں ایک نماز جنازہ بھی پڑھاؤں گا جو ہمارے ایک شہید بھائی ظہور احمد کیانی کا ہے۔ جن کو اورنگی ٹاؤن کراچی میں 21/اگست کو شہید کر دیا گیا۔

☆☆☆☆☆

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایا جات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران واحباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

8/اکتوبر 2013ء

1:30 am	راہ ہدیٰ
3:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14دسمبر 2007ء
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14دسمبر 2007ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	انصار اللہ کا اجتماع بیلجیئم 19/اکتوبر 2008ء
2:00 pm	سوال وجواب 5مئی 1984ء
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 4/اکتوبر 2013ء
10:05 pm	حضرت محمد ﷺ کا حج کا سفر۔ ایک ڈاکومنٹری
11:30 pm	اجتماع انصاراللہ بیلجیئم

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بالتفصیل ذیل جلداز جلد خاکسار کو بھجوادیں۔

قربانی بکرا -/14000روپے

قربانی حصہ گائے -/7000روپے

(نائب ناظر ضیافت ربوہ)

گمشدہ موبائل

مکرم بلال احمد صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میرا موبائل نوکیا آشا 305 بیت المبارک سے دفتر الفضل آتے ہوئے راستہ میں کہیں گر گیا ہے۔جن صاحب کو ملے وہ دفتر الفضل پہنچادے یا اس فون نمبر پر خاکسار کو اطلاع کریں۔شکریہ

047-6213029

تصاویر لینے والا ڈرون تیار ایک ایسا جدید ڈرون تیار کرلیا گیا ہے جو 15 کلومیٹر اونچائی سے 41 میگا پکسل کی تصاویر کھینچ سکتا ہے۔اس ڈرون کو تیار کرنے والی کمپنی کے مطابق یہ ڈرون اس طرح سے ڈیزائن کیا گیا ہے کہ اسے کوئی بھی باسانی آپریٹ کرسکتا ہے ۔ یہ ڈرون فوم اور کاربن فائبر سے بنایا گیا ہے اور پرواز کے لئے اس میں 92 سینٹی میٹر کا پنکھا موجود ہے جبکہ کیمرا نصب کرنے کیلئے بھی جگہ بنائی گئی ہے۔اس ڈرون کا وزن صرف 950 گرام ہے اور اسے اونچائی سے تصاویر یا نقشے بنانے کے لئے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ (روزنامہ دنیا 16جولائی 2013ء)

مکان برائے فروخت

10 مرلہ مکان برائے فروخت

12/13 دارالصدر جنوبی ربوہ نزد چوک یادگار

رابطہ: ڈاکٹر حمید احمد: 0333-5939846

خواتین اور بچیوں کے مخصوص امراض کیلئے

الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز

ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)

عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

تاج نیلام گھر

ہرقسم کا پرانا گھریلو اور دفتری سامان کی خرید وفروخت کیلئے تشریف لائیں۔مثلاً:۔فرنیچر، کراکری A-C، فریج، کارپٹ، جوسر گرائنڈر اور کوئی بھی سکریپ

رحمٰن کالونی ڈگری کالج روڈ ربوہ

پروپرائیٹر: شاہد محمود 03317797210 047-6212633

احمد ٹریولز انٹرنیشنل

گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805

یادگار روڈ ربوہ

اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں

Tel:6211550 Fax 047-6212980

Mob:0333-6700663

E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

البشیرز اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ

بیج

جیولرز اینڈ بوتیک

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148

فون شوروم پتوکی 047-6214510-049-4423173

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری

بانی: محمد اشرف بلال

اوقات کار:

موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام

وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر

ناغہ بروز اتوار

86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے

E-mail:bilal@cpp.uk.net

ربوہ میں طلوع وغروب 8/اکتوبر

طلوع فجر	4:45
طلوع آفتاب	6:04
زوال آفتاب	11:56
غروب آفتاب	5:48

تریاق معدہ

ہاضمے کا لذیذ چورن

کھانا ہضم کرتا ہے

NASIR ناصر

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434

قد بڑھاؤ

ایک ایسی دوا جس کے استعمال سے خدا کے فضل سے رکا ہوا قد بڑھنا شروع ہوجاتا ہے۔دوا گھر بیٹھے حاصل کریں

عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری

ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

سونے اور چاندی کے دلکش زیورات کا مرکز

GM میاں غلام مصطفیٰ جیولرز

044-2003444-2689125 میرک ضلع اوکاڑہ

طالب دعا میاں غلام صابر

0345-7513444

0300-6950025

PTCL-V فرنچائزر

EVO,Brodband,Vfone ہروقت ہرجگہ

MTA دوران سفر یا گھر میں تیزترین EVO انٹرنیٹ

Vfone موبائل میں بھی دستیاب ہے۔

تحسین ٹیلی کام حافظ آباد روڈ پنڈی بھٹیاں

میاں طارق محمود بھٹی آفس 0547-531201,2

حافظ اعجاز احمد بھٹی 0300-7627313,0547415755

داؤد آٹوز

Best Quality PARTS

ڈیلر: سوزوکی، پک اَپ وین، آلٹو، F.X، جیپ، کلٹس

خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس

طالب دعا ۔ داؤد احمد، محمد عباس احمد

محمود احمد، ناصر الیاس

بادامی باغ لاہور 13-KA آٹو سنٹر

فون شوروم: 042-37700448

042-37725205

FR-10

The Vision of Tomorrow

New Haven Public School

Multan Tel :061-6779794

AHMAD MONEY CHANGER

We Deal in All Foreign Currencies

You are always Wel come to:

PREMIER Exchange Co,"B" PVT. LTD.

PREMIER EXCHANGE CO. 'B' PVT. LTD State Bank Licence No.11

Director Ch. Aftab Ahmad ,Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh

Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore

Tell: 35757230, 35713728, 35713421,35750480

E-mail:premier_exchange@yahoo.com Website: www.premierexchange.webs.com

نیشنل الیکٹرک سٹور

ہمارے ہاں گیزر، روم کولر، سیلنگ فین، چارج ایبل فین، رائل فین، جی وی سی پائپ، چائنہ فٹنگ، U.P.S الٹی پاور سٹیبلائزر، بریکر مختلف قسم کے، جی ایم کیبل، پاکستان کیبل، ایچ بی کیبل، انگلش کیبل، ٹیوب لائٹ اور انرجی سیور، گیزر کی ریپئرنگ اور الیکٹریشن کی سہولت بھی میسر ہے۔ نئے اور پرانے گھروں کی وائرنگ وغیرہ بھی کی جاتی ہے۔گیس کے ہیٹر اور گیس کے چولہے بھی دستیاب ہیں۔الیکٹرک ڈورلاک، ڈورفون، ٹیلی فون بھی دستیاب ہیں۔

رابطہ نمبر: 042-35111198,35124289 موبائل نمبر 0322-5111198,0336-5111198

چلتا ہوا شوروم مع رہائش

کالج روڈ ٹاؤن شپ کی مشہور اور مصروف ترین مارکیٹ میں چلتا ہوا شوروم مع گودام ورہائش رقبہ ایک کنال 50x90 شوروم کا فرنٹ 40x30 آفس فرنشڈ 20x14 رہائش سنگل سٹوری اور 2 عدد گودام مع لفٹ

26-2-C1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

رابطہ: 0321-4550127